REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۱ نبوت ۱۳۳۹ ہش ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اسلامی ملکوں کو قومی پالیسیوں سے قطع نظر ایک دوسرے کی ترقی میں باہم تعاون کرنا چاہیئے

قاہرہ یونیورسٹی کے خاص جلسۂ تقسیم اسناد میں پی ایچ۔ڈی کی اعزازی ڈگری لیتے وقت صدر ایوب کی تقریر

قاہرہ۔ ۱۰ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اسلامی ملکوں کو ایک دوسرے کی قومی پالیسیوں سے قطع نظر ایک دوسرے کی ترقی میں باہم تعاون سے کام لینا چاہیئے اور حتی الوسع ایک دوسرے کی قومی پالیسی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے کو مادی لحاظ سے خوشحالی اور مرفہ الحال بنائیں۔ اور ہمیں اس امر کو نظر انداز کر دینا چاہیئے کہ کس ملک نے کس طرح کی خارجہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ صدر ایوب کل صبح قاہرہ یونی ورسٹی کے خاص جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کر رہے تھے۔ جو انہیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری عطا کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا مضبوط اسلامی رشتوں کی موجودگی میں مسلمان خواہ کشمیر کے ہوں یا الجزائر اور فلسطین کے ان کی مصیبتوں کو پورے عالم اسلامی کی مصیبتیں تصور کیا جائے گا۔ اور ہر جگہ کے مسلمانوں میں ان کی امداد کا جذبہ پیدا ہوتا رہے گا۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق یہ شاندار تقریب قاہرہ یونی ورسٹی کے وسیع ہال میں ہوئی جسے دونوں ملکوں کے قومی جھنڈوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حاضرین نے بار بار تالیاں بجا کر اور تحسین کے نعرے لگا کر صدر ایوب کی تقریر کو سراہا۔ اس وقت ہال میں ہزاروں افراد موجود تھے۔ جن میں صدر ناصر بھی شامل تھے

نمائندہ ریڈیو پاکستان نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ صدر پاکستان نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان تعلیمی اصلاحات کو تمام اصلاحات پر ترجیح دیتا ہے۔ کیونکہ تعلیمی اصلاحات ہی قوم کی ضروریات پوری کرنے کا اصل موجب بنتی ہیں۔ اس سے پیشتر قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سید مصطفےٰ السعید نے صدر پاکستان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ آپ ایسے ملک کے سربراہ ہیں جو بہت بڑا اسلامی مرکز ہے

م چکاہے۔

قاہرہ یونیورسٹی سے اعزازی ڈگری حاصل کرنے کے بعد صدر محمد ایوب خاں پاکستان کے سفارت خانے میں گئے۔ جہاں انہوں نے ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب میں خواجہ شہاب الدین کو ہلال قائد اعظم کا تمغہ عطا کیا۔

مسٹر جان کینیڈی امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے

نکسن کی طرف سے کینیڈی کو مکمل تعاون کی یقین دہانی

واشنگٹن ۱۰ نومبر۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار سینیٹر جان کینیڈی کل امریکہ کے نئے صدر منتخب ہو گئے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کو امریکی کانگرس کے دونوں ایوانوں میں بھی بہت بڑی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ سینیٹر جان کینیڈی کے ری پبلکن حریف مسٹر رچرڈ نکسن نے آدھی رات کے بعد ہی مسٹر کینیڈی کی کامیابی تسلیم کر لی تھی۔ سینیٹر کینیڈی امریکہ کے سب سے کم عمر صدر ہیں۔ ان کی عمر ۴۳ سال ہے۔ اس کے علاوہ وہ امریکہ کے پہلے رومن کیتھولک صدر ہیں۔ ان کی کامیابی کی وجہ سے آٹھ سال بعد ڈیموکریٹک پارٹی دوبارہ برسر اقتدار آئی ہے۔ مسٹر نکسن نے بعد میں سینیٹر جان کینیڈی کے نام تار ارسال کر کے انہیں ان کی کامیابی پر مبارک باد دی۔

ایک اہم تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کی سیرت پر تقاریر ہونگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (پریذیڈنٹ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین معدہ کے بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ لیکن اگر اس علاج سے افاقہ نہ ہوا تو شاید اپریشن کروانا پڑے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفا بخشے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ام مظفر احمد کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور —

ام مظفر احمد کا اپریشن ۲۲ اگست ۱۹۶۰ء کو ہوا تھا جس پر اب قریباً تین ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے۔ اب ان کی عام حالت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ اور زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ مگر اپریشن کی ابتدائی پیچیدگی کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جڑنے کی رفتار طبعاً بہت دھیمی ہے۔ جو بعض اوقات ام مظفر احمد کی بے چینی اور ہم سب کی پریشانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ گزشتہ رات سے انہیں متلی اور قے کی بھی تکلیف ہے دو تین گھنٹے کے اندر قریباً سات آٹھ دفعہ قے ہوئی اور بہت بے چینی رہی۔ شبہ ہے کہ کہیں یہ تکلیف پتہ کی وجہ سے نہ ہو۔ جس میں ام مظفر احمد کو پہلے بھی تکلیف ہو چکی ہے۔ ان کی وجہ سے میرا قدم بھی ربوہ اور لاہور کے چکر میں رہتا ہے۔ اور سالانہ جلسہ بھی اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ احباب کرام ام مظفر احمد کی صحت اور میری پریشانی کے دور ہونے کے لئے نیز خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: مرزا بشیر احمد

حال لاہور۔ ۸ نومبر ۱۹۶۰ء

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء

تحریک جدید کا معجزہ

"تحریک جدید" کے آغاز کو آج ۲۴/۲۵ سال ہو چکے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی رہنمائی سے اس کا آغاز ایک ایسے زمانہ میں کیا تھا جب بعض عناصر نے جماعت کے خلاف سخت توہین اقدام کو رکھا تھا۔ اور تحریک جدید نے ایک نئی روح جماعت میں پھونک دی تھی۔ دراصل جماعت احمدیہ کے راستہ میں تحریک جدید ایک سنگ نشاں کی حیثیت رکھتی ہے اس کی وجہ سے ایک بالکل نئی دنیا میں جماعت داخل ہوئی تھی اس سے پہلے اگرچہ بہت کچھ کام کیا گیا تھا اور بہت کچھ ہو چکا تھا۔ مگر وہ اپنے وقت کے لحاظ سے تھا۔ وقت ٹھہرتا نہیں وہ چلتا رہتا ہے۔

جس طرح انسان کی زندگی کے دور ہوتے ہیں اسی طرح جماعتوں کی زندگی کے بھی دور ہوتے ہیں جس طرح پہلے افراد پر بچپن کا زمانہ آتا ہے پھر عنفوان شباب کا اور پھر شباب کا دور آتا ہے اسی طرح جماعتوں کی زندگی میں بھی دور آتے ہیں۔ بچپن کے زمانہ میں انسان تعلیم و تربیت کا آغاز کرتا ہے اس وقت جو کچھ اس کے دل و دماغ میں پڑتا ہے وہ اس کی طبیعت میں راسخ ہو جاتا ہے اور پھر تمام عمر اس کا اثر قائم رہتا ہے اس لئے اپنے وقت کے لحاظ سے طفولیت کا زمانہ بڑا اہم ہوتا ہے یہ زمانہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کسی عظیم الشان عمارت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ استاد اور کاریگر معمار بنیاد میں ایسا مصالحہ استعمال کرتا ہے جس سے بنیاد محکم ہو جائے اور خواہ اس پر کتنی عمارت تیار کر لی جائے۔ بنیاد اسی طرح مضبوطی سے قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے والا معمار اللہ تعالیٰ کا مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے بنیاد رکھی اور اچھے اچھے کاریگر چن کر بنیاد تیار کرنے کے لئے لگائے۔ یہ آپ کے صحابہ تھے جنہوں نے ہر اونچ نیچ کو دیکھ بھال کر بنیادوں کو استوار کیا۔ یہ جماعت کی طفولیت کا زمانہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندے کو اس کام پر لگایا اور آپ کو کاریگر ساتھی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ جماعت کی عمارت کے لئے بہترین بنیادیں قائم کریں۔ کیونکہ ان بنیادوں پر ایک عظیم الشان عمارت تیار ہونے والی تھی جو قیامت تک قائم رہنی ہے جب بنیادیں تیار ہو چکیں تو اب اس پر عمارت بنانے کا وقت آیا۔ جماعت طفولیت کے دور سے نکل رہی تھی ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اب عمارت تیار کرنے والا کوئی ایسا معمار عطا کرے جو ازلی و ابدی نقشہ کے مطابق عمارت کا آغاز کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۳۶ء تک عمارت کے لئے بنیادیں ہی تیار کی جا رہی تھیں "تحریک جدید" سے دراصل اس عظیم الشان عمارت کا آغاز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ان محکم بنیادوں پر تیار کرنی ہے اور جو قیامت تک قائم رہنی ہے جو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں عمارت کے ازلی و ابدی نقشہ کے مطابق عمارت کے ہر پہلو اور ہر حصہ کیلئے نہ صرف بنیادیں قائم کیں بلکہ تمام مصالحہ بھی جو عمارت کے لئے ضروری ہے جمع کر دیا ہے اور اب جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا آغاز کر دیا ہے تو یہ اب جماعت کا کام ہے کہ وہ اس کی تعمیر میں ہمہ تن مصروف رہے اور اپنی تمام کوششیں صرف کر دے۔ محکم بنیادیں تیار موجود ہیں۔ عمارت بننی شروع ہو گئی ہے اب ذرا سی سستی کا بھی وقت نہیں رہا۔ کیونکہ اگر عمارت کو درمیان میں خدانخواستہ چھوڑ دیا جائے تو پھر نہ صرف بنی ہوئی عمارت کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ بنیادوں کو بھی ضرر پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اب جب تک کام آگے ہی آگے نہ بڑھتا چلا جائے اس وقت تک ہم دم نہیں لے سکتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس انتہائی طاغوتی اور کفر کے زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں آپ نے موجودہ زمانے کے ہر گوشے کا معائنہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں ہر امر کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے دلوں میں بجھے ہوئے چراغوں کو پھر روشن کیا اور پھر ان چراغوں کو تمام دنیا میں روشنی کرنے کے لئے نہایت کارگر اور آسان ذرائع تجویز فرمائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے منظم الحاد اور شرک سے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور وہ طریقے القا کئے جو شیطان کے ساتھ اس آخری جنگ میں نہایت کارگر ہونے والے تھے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ اس وقت الحاد و شرک کے حملے مغرب کی طرف سے ہو رہے ہیں اس لئے اسلام کا محاذ بھی خود ان کفر گڑھوں کے اندر جا کر قائم کرنا ہے۔ نئی تہذیب کے

باقی صفحہ ۸ پر

نقد و تبصرہ

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ ـــ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ایڈیٹر ـــ مسعود احمد خانصاحب دہلوی ـــ ضخامت ـــ پچاس صفحات ـــ سالانہ چندہ ـــ پانچ روپے ـــ فی پرچہ ـــ آٹھ آنے ـــ

ماہنامہ "انصار اللہ" مرکز سلسلہ سے شائع ہونے والے جرائد و رسائل میں ایک نہایت اہم اور بیش قیمت اضافہ ہے یہ ماہنامہ ـــ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اس کی غرض و غایت انصار اللہ کے صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"اس کا بنیادی مقصد تربیت نفس کا فریضہ ادا کرنے میں انصار کی مدد کرنا ہے ... ... اپنے نفس کی تربیت۔ اہل و عیال کی تربیت۔ ہمسایوں اور محلہ کی تربیت اپنے شہر اور ملک کی تربیت۔ تمام بنی نوع انسان کی اور کل دنیا کی تربیت ایک اہم فرض ہے جو ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر انصار کا ترجمان انصار اللہ کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔"

موجودہ زمانہ کے مخصوص حالات کے لحاظ سے تربیت اور اصلاح نفس کا مسئلہ پوری دنیا کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے لئے ـــ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علمبردار ہے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ تربیت اور اصلاح نفس کے ذریعے ہی ہم اور ہماری آئندہ نسلیں اسلام کا وہ عملی نمونہ قائم کر سکتی ہیں جس کے بغیر دنیا کو اسلام کی طرف مائل نہیں کیا جا سکتا۔

ماہنامہ انصار اللہ اسی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جاری کیا گیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے پہلے شمارہ میں جسے بڑی محنت اور سلیقے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے پوری طرح اس مقصد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

اس ماہنامہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندگی بخش اور روح پرور کلام (نثر و نظم) کا نہایت موزوں انتخاب اس کی زینت ہے جسے پڑھ کر قلوب کی آلائشیں دور ہوتی ہیں اور انسان اپنے اندر ایک پاک روحانی تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ اسی ضمن میں "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذبہ خدمت اسلام کی ایک جھلک" کے زیر عنوان حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب کے ایک خط پر حضور علیہ السلام کے رقم فرمودہ نوٹ کا عکس بھی شائع کیا گیا ہے جو ایک خاص تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

دیگر مضامین کی افادیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کے تحریر فرمودہ نہایت بلند پایہ مضامین بھی موجود ہیں۔ انصار اللہ مرکزیہ کے قائد عمومی شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے نے اپنے مضمون میں مجلس انصار اللہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اس کی ترقی کے مختلف مراحل کا جائزہ لیا ہے۔ رسالہ کے آخری حصہ میں سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار میں شائع شدہ مضمون کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جس میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ایشیا۔ افریقہ اور یورپ میں اسلام بسرعت ترقی کر رہا ہے۔ ایک صفحہ بچوں کے لئے بھی مخصوص کیا گیا ہے جس میں صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سادہ اور عام فہم زبان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک رخ پیش کیا ہے۔

الغرض ماہنامہ انصار اللہ کا زیر نظر شمارہ جو لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ اور جاذب نظر ہے۔ باطنی اور ظاہری محاسن سے آراستہ ہے اور گو انصار اللہ تو اسے خریدیں گے ہی۔ ہماری رائے میں جماعت کے مردوں۔ عورتوں۔ بچوں غرضیکہ ہر طبقہ میں اس کی بکثرت اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ اس کے اجراء کی غرض و غایت بصورت احسن پوری ہو۔ وسیع اشاعت ہی کے پیش نظر اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی فی پرچہ آٹھ آنے اور سالانہ پانچ روپے۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت کی سب تنظیمیں (انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ) اور انفرادی لحاظ سے بھی احباب جماعت بکثرت اس ماہنامہ کے خریدار بنیں گے اور اس کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ تاکہ ہم سب میں جلد سے جلد وہ پاک روحانی تبدیلی پیدا ہو جس کے پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں احمدیت قائم کی گئی ہے۔

درخواست دعا:۔

میری بائیں آنکھ کے موتیا کا اپریشن ۷ نومبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل شاہ محلہ دار الرحمت ربوہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ر اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

انسان کا مقام

ایک دوست نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اگر وہ اپنے بندوں کو کوئی تکلیف دینا چاہتا ہے۔ مثلاً انہیں قحط کا عذاب دینا چاہتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اگر ہم ان کی مدد کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف کرنے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا:۔

یہ سوال کوئی نیا نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی کفار نے یہی کہا تھا کہ ہم ان فقراء اور غریبوں کو کیوں کھلائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو کھلانا چاہتا تو خود ان کے لئے کوئی انتظام کر دیتا۔

اصل بات یہ ہے

کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ کہ وہ اپنی کوشش کے ساتھ اونچا بھی ہو سکتا ہے۔ اور کوشش نہ کرنے کی وجہ سے نیچے بھی گر سکتا ہے۔ اگر تمام انسان ایک ہی جیسے ہوتے، اور ایک دوسرے کی امداد کا سوال ہی نہ ہوتا۔ تو کوئی انسان قابل تعریف نہ ٹھہرتا۔ کیونکہ جبر میں تعریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ تعریف کا مستحق انسان اسی وقت ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی مرضی سے کوئی اچھا کام کرے۔ اور قانون قدرت یہی ہے کہ جو انسان صحیح طریق پر کام کرے گا۔ تو وہ کامیاب ہوگا اور اگر قانون قدرت کے خلاف چلے گا۔ تو کامیابی کا منہ نہیں دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو طاقت دی ہے۔ کہ وہ ترقی کر کے غریب سے امیر بن سکتا ہے۔ اور غفلت سے کام لے کر امیر سے غریب ہو سکتا ہے۔ اور اس کی

ہزاروں مثالیں

ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے غریب تھے۔ کہ ان کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ ملتا تھا۔ لیکن پھر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس نے تھوڑی بہت تعلیم حاصل کی۔ اور محنت کے ساتھ کام کیا اور بہت بڑے عہدہ پر پہنچ گیا۔ پنجاب میں ہی اس وقت دو بہت بڑے آدمی ہیں۔ جب وزارت کا سوال پیدا ہوا تو ایک نے دوسرے کے متعلق کہا کہ ان کے والد معمولی اردلی تھے یہ کسی بڑے خاندان سے تعلق نہیں رکھتے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعہ میں ان کے والد ایک انگریز افسر کے اردلی تھے۔ جب دہلی میں

انگریزوں پر حملہ

کیا گیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ تو اس انگریز افسر کو گولی لگی اور وہ زخمی ہوگیا۔ اس وقت اس کے اردلی نے بہت وفاداری کا ثبوت دیا۔ اور اسے کندھوں پر اٹھا کر ایک محفوظ جگہ میں پہنچا دیا۔ جب وہ افسر مرنے لگا تو اس نے اپنے خون سے ایک تحریر لکھ کر دی۔ اور اس کی اس وفاداری کے صلہ میں انگریزوں نے اسے ترقی دی اور وہ آہستہ آہستہ بڑا آدمی بن گیا۔ دوسرے آدمی کے متعلق بھی اول الذکر نے کہا کہ یہ بھی کسی بڑے آدمی کا لڑکا نہیں ایک پٹواری کا لڑکا ہے۔ وہ اپنے کام میں اچھا محنتی اور ہوشیار تھا اور ترقی کرتے کرتے بڑے عہدہ پر پہونچ گیا۔ اور اپنی قوم میں ممتاز ہوگیا۔

پس امیر یا غریب ہونے یا چھوٹا یا بڑا بننے میں

انسانی کوشش کا بہت دخل

ہوتا ہے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی بچہ پیدا ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس گھر میں لاکھوں روپے کی تھیلیاں گرا دی گئی ہوں۔ بلکہ انسان اپنی کوشش کے ساتھ ترقی کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے غربا کو ترقی دینے کے لئے بہت سے ذرائع مقرر کئے ہیں۔ جن میں سے ایک زکوٰۃ ہے اور حکم دیا ہے کہ امراء کے اموال میں سے ایک حصہ غربا کی ترقی کے لئے خرچ کیا جائے اگر کوئی شخص اپنی تعلیم کو مکمل کرنا چاہیے۔ تو وہ مکمل کر سکے۔ اور اگر کوئی شخص مناسب پیشہ سیکھنا چاہیئے۔ تو وہ پیشہ سیکھ سکے۔ اور اس روپے سے کارخانے وغیرہ جاری کر کے غربا کی پرورش اور قوم کے مال کو ترقی دینے کی کوشش کی جائے۔ اور کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جو کھانے اور کپڑے سے محروم ہو۔ پس یہ ذرائع ایسے ہیں۔ جن سے امراء نیکی بھی کر سکتے ہیں۔ اور غرباء کے لئے ترقی کے سامان بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ خود ہی سب کچھ کر دیتا۔ تو انسانوں کے لئے نیکی کا رستہ مسدود ہو جاتا آخر

نیکی کس چیز کا نام ہے

کیا نیکی صرف نماز کا نام ہے، یا نیکی صرف روزہ کا نام ہے۔ یا نیکی صرف حج کا نام ہے یا نیکی صرف زکوٰۃ کا نام ہے۔ نہیں بلکہ نیکی نام ہے اس کا کہ انسان وہ اعمال بجا لائے جو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور ان میں ریا اور نمود کو دخل نہ ہو۔ اگر ایک شخص نماز کا تو پابند ہے۔ لیکن اس کے پڑوس میں ایک غریب آدمی کو فاقے پر فاقے آ رہے ہیں اور وہ شخص باوجود استطاعت رکھنے کے اس کی مدد نہیں کرتا۔ اور اس کے دل میں اس کے لئے درد پیدا نہیں ہوتا۔ تو ایسے شخص کو ہم نیک نہیں کہہ سکتے۔ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ اس کی نمازیں

محض ریا کے لئے

ہیں۔ ورنہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھنے والا ہوتا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکموں کو کیوں نظر انداز کرتا۔ پس کسی انسان میں نیکی اس وقت ہی سمجھی جائے گی۔ جبکہ وہ برضا و رغبت اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق نیک کاموں کو سرانجام دینے کے لئے کوشاں رہے۔ اگر سب لوگ امیر ہوتے تو مالی قربانیوں کا ثواب انسان کو نہ ملتا۔ اگر سب لوگ عالم ہوتے اور کوئی جاہل نہ ہوتا۔ تو علم پڑھ کر ثواب حاصل کرنے والے اس ثواب سے محروم ہو جاتے لیکن جب کچھ ایسے لوگ دنیا میں لوگوں کو نظر آتے ہیں۔ جو امداد کے محتاج ہیں یا جاہل ہیں اور وہ علم کے محتاج ہیں۔ تو اس سے ان کا

ایک امتحان بھی ہو جاتا ہے

اور ظاہر ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اور پھر وہ قربانی کرنے والا اس امتحان کو پاس کر کے اپنے مدارج میں بھی بلندی حاصل کر لیتا ہے مثلاً آجکل بنگال میں جو قحط پڑا ہوا ہے۔ اس نے لوگوں کے لئے نیکی حاصل کرنے کا ایک موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ لیکن جو شخص قحط زدہ لوگوں کی مدد کرنے کی بجائے صرف اعتراض کرتا ہے وہ بجائے اس کے کہ اپنے متعلق یہ اقرار کرتا کہ میں بخیل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ خرچ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ الزام لگا دیتا ہے۔ کہ اس کی مشیت یہ چاہتی ہے۔ کہ لوگ بھوکے مریں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو اسے بھی اسی لئے دیا ہے کہ وہ اپنے مال کو اپنی اور لوگوں کی بہبودی کے لئے خرچ کرے۔ لیکن وہ شخص دوسروں کو اس مال سے محروم کر کے اپنی

شقاوت قلبی کا ثبوت

دیتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی بڑا آدمی تھا۔ اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے۔ اس نے یہ سوچ کر کہ اب تو خرچ پورا نہیں ہوتا۔ نوکروں کو رخصت کر دیا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ فرشتوں نے اس کے گھر کے پھاٹک کھولے ہوئے ہیں۔ اور وہ تمام ذخیرہ چھکڑوں پر لاد لاد کر کسی دوسری جگہ لے جا رہے ہیں۔ اس نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کہاں لے جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ تمہارے نوکروں کا حصہ ہے۔ پہلے وہ تمہارے پاس تھے۔ تو یہ حصہ یہاں تھا۔ اب وہ جہاں جائیں گے وہاں ان کو پہنچا دیا جائے گا۔ یہ مال تمہارا نہیں ہے بلکہ تمہیں تو تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ پس

حقیقت یہی ہے

کہ انسان کو مال اسی لئے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی اس میں شریک کرے۔ اگر تم یہی دلیل ہر جگہ چلاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ نے ایسا کرنا ہوتا تو خود ہی کر دیتا۔ ہم کیوں کریں۔ تو پھر دیکھو دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ بچہ دودھ کے لئے روئے تو ماں کہہ دے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس کے لئے کوئی انتظام کر دیتا۔ میں کیوں اسے دودھ پلاؤں۔ اگر ماؤں کے دلوں میں یہ چیز پیدا ہو جائے۔ تو کیا کسی بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ پس اس قسم کے سوالات محض طبیعت میں بخل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

قانون شریعت اور قانون قدرت

ایک دوست نے عرض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے تو بنگال والے قحط کے عذاب میں کیوں مبتلا ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ ان کا رب نہیں ہے؟

حضور نے فرمایا:- دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دو قسم کے قانون چل رہے ہیں۔ ایک قانون شریعت ہے اور دوسرا قانون قدرت ہے۔ ان دونوں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے اور ان کو ملا دینے کی وجہ سے اس قسم کے سوال پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص بے چشم پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے کسی پچھلے جنم کے اعمال کی وجہ سے بے چشم بنتا ہے۔ گویا یہ ایک سزا ہے جو اسے مل رہی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ سزا نہیں بلکہ قانونِ قدرت کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے۔ اگر کوئی شخص قانون شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے مثلاً نماز نہیں پڑھتا۔ روزہ نہیں رکھتا۔ حج نہیں کرتا۔ غریبوں کی خبر گیری نہیں کرتا۔ یا جھوٹ بولتا ہے۔ بددیانتی کرتا ہے۔ تو اس کی سزا بے شک ملے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ چاہے تو اسی جہان میں سزا دے اور چاہے تو اگلے جہان میں۔ لیکن یہ قانونِ قدرت ہے کہ اگر ہم پانی نہ پئیں تو ہماری پیاس نہیں بجھتی اور جب ہم پانی پی لیں تو ہماری پیاس بجھ جاتی ہے۔ اگر کسی شخص کو پیاس لگے تو کیا اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے سزا دی ہے یا گورنمنٹ نے مدرسے اور کالج جاری کئے ہیں تاکہ لوگ علم حاصل کریں لیکن ایک شخص تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور جاہل رہتا ہے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اسے سزا دی ہے کہ وہ جاہل رہا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ہسپتال میں داخل نہیں ہوتا۔ اپنا علاج نہیں کراتا تو ہم اس کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے سزا دی ہے۔ یہ

جہالت اور بیماری تو طبعی نتیجے ہیں

جو شخص نہیں پڑھے گا وہ جاہل رہے گا۔ اور جو شخص بیماری کا علاج نہیں کرے گا وہ بیمار رہے گا۔ اسی طرح بنگال میں مرنے والے قانونِ قدرت کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں مرے ہیں۔ یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو شخص زہر پیئے گا وہ مر جائے گا۔ اور جو شخص نہیں بوئے گا وہ نہیں کاٹے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے فضل سے وقت پر بارش کر دیتا ہے جس سے لوگوں کی کھیتیاں تر و تازہ ہو جاتی ہیں۔

لیکن جہاں اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے وہاں بندوں پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ وقت پر بیج بوئیں۔ اچھی طرح ہل چلائیں اور پانی کے ذخیروں کا انتظام کریں۔ جن سے وہ اپنی فصلوں کو سیراب کرتے رہیں۔ تالاب بنائیں۔ اور دریاؤں سے نہریں نکالیں۔ تاکہ جب بارش کی کمی ہو تو دریاؤں اور نہروں کے پانی سے فصلیں سیراب کی جا سکیں۔ چنانچہ بعض علاقوں میں لوگوں نے دریاؤں سے نہریں نکال کر آبپاشی کا کام شروع کیا ہوا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ علاقے جو غیر آباد اور ویران تھے اب وہاں بڑی بڑی آبادیاں ہو گئی ہیں اور زمینیں سونا اگل رہی ہیں لیکن بنگال والوں نے اس نعمت کو استعمال نہ کیا اور وہ اس خیال میں رہے کہ ہمارے ملک میں بہت بارش ہوتی ہے ہمیں ایسی

تدبیروں کی ضرورت نہیں

ان کے غرور نے انہیں یہ برے دن دکھائے اسی طرح ہندوستان میں لاکھوں لاکھ ایکڑ زمین بنجر ویران پڑی ہوئی ہے۔ اگر گورنمنٹ لوگوں کو قحط سے بچانا چاہے تو ان زمینوں کو غریبوں میں تھوڑی قیمت پر تقسیم کر دے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ لوگ خود تو کوئی کام نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ سب کچھ ہمارے لئے کر دے گا اور قانونِ قدرت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

درخواست دعا

میرے ماموں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ٹھیکیدار بھبڑ گوجرانوالہ علاوہ دیگر عوارض کے ٹائیفائیڈ کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ صحابہ کرام و درویشانِ قادیان و دیگر احباب سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(منظور احمد خان۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے بڑے بھائی منصور احمد صاحب کا لڑکا عزیزم مبرور احمد ۲۲ دن زندہ رہ کر مورخہ یکم نومبر رات آٹھ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشیر احمد ابن ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری سندھ ضلع تھرپارکر)

اگر خدا کا ترے قلب پر نزول نہیں!!

"ترا قیاس خردمند کا اصول نہیں
اگر مہک نہ اٹھے پھول پھول پھول نہیں

بجز گمانِ خرد کچھ نہیں ہے حق کا وجود
اگر خدا کا ترے قلب پر نزول نہیں

کلامِ دوست سے دِل کو یقین ملتا ہے
اگرچہ جلوۂ شمس و قمر فضول نہیں!

بہشت نقد اسی زندگی میں پاتا ہے
جو شخص صاحبِ ایماں ہے وہ ملول نہیں

دعائے نیم شبی سے مراد ملتی ہے
صدائے نالۂ شبگیر بے حصول نہیں

نہ کھل سکے گی ترے واسطے حیات کی راہ
رہِ وفا میں تجھے موت اگر قبول نہیں

یہ دیکھنا ہے قبا کون چاک کرتا ہے
مرادِ فصلِ بہاراں سے صرف پھول نہیں

دو ٹوک فیصلہ ہوتا ہے مردِ مؤمن کا
سخن میں پیچ نہیں گفتگو میں طول نہیں

فغاں! کہ آج مسلماں کی زندگی کا اصول
خدا کا حکم نہیں اسوۂ رسولؐ نہیں!

ابھی تو لالہ کھلے گا ہزار بار اعجاز
بہائے خونِ شہیداں ابھی وصول نہیں!!

سید احمد اعجاز

ماہانہ رپورٹیں!

دین کے کام تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سبھی مجالس میں ہو رہے ہیں۔ مگر مرکز کو ان کی باقاعدہ اطلاع بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوتی ہے۔ زعماء کرام اور زعمائے اعلیٰ احباب سے گزارش ہے کہ وہ ہر ماہ کی نیک مساعی کی تفصیلی رپورٹ اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ تا مرکز بھی ان سے باخبر رہے۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۰ء

(۱)

اجلاس ہفتم

اجتماع کے تیسرے روز (۳۰ر اکتوبر) کی کارروائی حسب معمول آخری حصہ شب میں چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے پڑھائی۔ بعدازاں سوا پانچ بجے صبح کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مولوی عبدالواحد صاحب میرٹھی حال کراچی کی اقتداء میں انصار نے نماز فجر باجماعت ادا کی۔ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے روز کا پہلا اور مجموعی طور پر اجتماع کا ساتواں اجلاس مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا۔ اس پر معارف درس میں آپ نے نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے کی برکات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

درس قرآن مجید کے بعد ذکر حبیب علیہ السلام کا نہایت ایمان افروز پروگرام شروع ہوا جو انصار احباب کے لئے ازحد ازدیاد ایمان کا موجب بنا اس پروگرام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ اور محترم جناب مولوی عبدالواحد صاحب میرٹھی اور محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور سعادت کے بعض چشم دید واقعات اور حضور کی سیرۃ طیبہ سے متعلق نہایت درجہ ایمان افروز روایات ایک خاص جذبے کے ساتھ سنائیں نیز محترم جناب قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل کی ایک روایت جو آپ نے خاص اس اجلاس کے لئے لکھ کر بھجوائی تھی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھ کر سنائیں ان ایمان افروز روایات کو سن کر احباب پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ علاوہ ازیں نظارت اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات کو خود انہی کی آواز میں ریکارڈ کرنے کا جو اہتمام کیا ہے اور اس کے تحت اب تک بہت سے اصحاب حضرت مسیح موعودؑ کی جو آوازیں ریکارڈ کی جا چکی ہیں اس موقع پر ان میں سے بھی بعض صحابہ کی روایتوں کے ریکارڈ سنائے گئے۔ چنانچہ حاضرین کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور محترم جناب خدا بخش صاحب مومن کی ریکارڈ کی ہوئی روایات سننے کا موقع ملا جو احباب کے لئے اور بھی زیادہ ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اجتماع کا یہ اہم اجلاس جو روحانی کیف و سرور کے عالم میں صبح چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوا تھا۔ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز روایات کے بعد ۷ بجے صبح اختتام پذیر ہوا تاکہ انصار صاحبان ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر ساڑھے آٹھ بجے اجتماع کے آٹھویں اور آخری اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

اجلاس ہشتم

صبح ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد تیسرے روز کا دوسرا اور اجتماع کا آٹھواں اور آخری اجلاس پونے نو بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کراچی کے مکرم حاجی عبدالکریم صاحب نے کی۔ بعدازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے درثمین اردو میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

درس حدیث } بعدہٗ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے حدیث شریف کا درس دیا جس میں آپ نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اخلاق فاضلہ کی اہمیت اور اس کے حصول کے وسائل پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور ان میں سے بھی بالخصوص معاملات میں صفائی سے متعلق نہایت ایمان افروز احادیث بیان کیں۔ چنانچہ آپ نے ہمسایہ کے ساتھ سلوک آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک باہمی مروت اور رواداری، لین دین میں صفائی اور اجیر و مزدور کے تعلقات کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بیش قیمت ہدایات اور زریں نصائح عام فہم انداز میں بیان کیں اور ان کی بعض پرحکمت تفصیلات کو بھی واضح کیا۔

تقسیم انعامات } درس حدیث کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ انعامات محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔ سب سے پہلے آپ نے حسن کارکردگی کے لحاظ سے اول رہنے والی مجلس کو علم انعامی دیا چونکہ امسال بھی یہ اعزاز کراچی کی مجلس کو ہی حاصل ہوا تھا۔ اس لئے مجلس انصار اللہ کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے اپنی مجلس کی طرف سے علم حاصل کیا۔ بعدازاں محترم صدر صاحب نے کامیاب طلباء میں وظائف تقسیم فرمائے امسال سال بھر کی فیس کے وظائف دینی معلومات کے مقابلہ میں علی الترتیب اوّل اور دوم آنے والے طلباء محمد مبشر ابن مکرم سید عباس علی صاحب دارالرحمت شرقی اور رضی اللہ خان ابن چوہدری عطاء اللہ صاحب نے حاصل کئے۔ اسی طرح پندرہ روپے ماہانہ کا وظیفہ جو مجلس انصار اللہ کراچی نے دیا ہے امسال چوہدری شریف احمد (ابن چوہدری غلام احمد صاحب) متعلم سیکنڈ ایئر کلاس تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے حصہ میں آیا۔ کیونکہ اس وظیفے کے لئے جو مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں وہی اوّل آئے تھے۔ ازاں بعد محترم صاحب صدر نے تقریری مقابلہ میں اوّل اور دوم آنے والے انصار اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے احباب کو انعامات عطا فرمائے۔ نیز نیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پہلی، دوسری اور تیسری سہ ماہی میں دینی کتب کے جو امتحانات منعقد ہوئے تھے۔ ان میں کامیاب ہونے والے انصار کو بھی اس موقع پر اسناد عطا کی گئیں۔ ہر مجلس کے زعیم صاحب نے اپنی اپنی مجلس کے کامیاب انصار کی اسناد حاصل کیں۔

انصار اللہ سے خطاب اور ذکر حبیب } تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد اجلاس ہشتم کی مزید کارروائی محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ اس حصہ اجلاس میں سب سے پہلے متعدد مجالس انصار اللہ کے نمائندگان نے انصار سے خطاب فرمایا۔ چنانچہ مکرم خان شمس الدین خان صاحب نمائندہ پشاور، مکرم میاں محمد سعید صاحب نمائندہ ملتان، مکرم جناب عبدالحق صاحب وڑک نمائندہ مجلس انصار اللہ علاقائی سندھ و بلوچستان اور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نمائندہ کراچی نے اپنی مختصر تقاریر میں انصار اللہ کو ان کے بعض نہایت اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اسلامی شعار کی پابندی کرنے، تعلق باللہ اور شفقت علی خلق اللہ میں ترقی کرنے، ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مدنظر رکھنے اور اجتماع کی برکات سے پورے طور پر مستفید ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجالس کو ان برکات سے مستفید کرنے کی طرف احسن پیرائے میں توجہ دلائی۔

بعدازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہے ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضور علیہ السلام کا تحریر فرمودہ وہ خط بھی احباب کو پڑھ کر سنایا۔ جو حضور نے ۱۸۹۷ء میں اُس خط کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ جو حضرت قاضی صاحب موصوف نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے حضور کی خدمت اقدس میں تحریر کیا تھا حضرت قاضی صاحب موصوف کا یہ خط اور حضور علیہ السلام کے جوابی خط کا عکس ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کے نومبر ۱۹۶۰ء کے تازہ شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان } بعدہٗ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تحریک جدید کی اہمیت پر ولولہ انگیز پیرائے میں ایک معرکۃ الآراء تقریر ارشاد فرمائی اور اس کے بعد تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان پر مشتمل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے انصار اللہ کے نام ارسال فرمایا تھا حضور کے اس روح پرور اعلان کو سنتے ہی انصار پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور انہوں نے چندہ تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے سادہ کاغذوں پر لکھ لکھ کر فوراً ہی سٹیج پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائم مقام وکیل المال اوّل کے پاس بھجوانے شروع کر دئے اس وقت احباب پر وارفتگی کا ایک ایسا عالم طاری تھا اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے اس قدر بیتاب نظر آ رہے تھے کہ اگر اس وقت نقد رقوم پیش کرنے کی اجازت دیدی جاتی تو سٹیج پر نوٹوں کی بارش شروع ہو جاتی۔ تاہم اجلاس کی بقیہ کارروائی حسب پروگرام جاری رہی اور احباب نے خود ہی نہایت خاموشی سے اپنے وعدہ جات چھوٹے چھوٹے رقعوں پر لکھ کر مکرم وکیل المال صاحب کو پہنچاتے رہے قربانی و ایثار میں سبقت لے جانے اور جذب و تاثیر کی کارفرمائی کا یہ ایک ایمان افروز منظر تھا جو اس موقع پر دیکھنے میں آیا

ضروری اطلاعات

۱۔ امتحان اپیشل رکروٹمنٹ
اپرنٹس ڈویژنل اکاؤنٹنٹس پبلک ورکس ڈویژنز کے لئے امتحان مقابلہ دفتر آڈٹ و اکاؤنٹس ورکس ویسٹ پاکستان لاہور ۳۰-۳۱ ۱۲/۶۲ مضامین:۔ حساب و مساحت۔ مضمون نویسی یا پریسی و ڈرافٹ۔ تنخواہ ڈویژنل اکاؤنٹنٹ ۱۸۵-۱۰-۲۸۵-۱۵-۵۰۰/۴ عرصہ ٹریننگ ایک سال۔ دوران ٹریننگ ۱۲۵/- روپے ماہوار الاؤنس علاوہ۔

درخواستیں مشتمل بر مطلوبہ کوائف بشمول مصدقہ نقول اسناد امیدواران کے اپنے ہاتھوں تحریر کردہ معرفت دفتر روزگار ۳۰ ۱۱/۶۲ تک بنام ڈائریکٹر آڈٹ و اکاؤنٹس ورکس ویسٹ پاکستان لاہور۔ فیس ۸/۷ نقد یا بذریعہ منی آرڈر۔ شرائط:۔ گریجوایٹ سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۲/۶۲ ا کو ۲۴ تک۔ (پ - ٹ ۷ ۱۱/۶۲)

۲۔ امتحانات سنٹرل سکرٹریٹ سٹاف ۴ ۱۲/۶۲
مراکز:۔ کراچی و راولپنڈی۔ مدارج:۔ (۱) سپرنٹنڈنٹس و اسسٹنٹس (۲) اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹریز پرسنل اسسٹنٹس (۳) سٹینو ٹائپسٹس (۴) اپر ڈویژن کلرکس (۵) لوئر ڈویژن کلرکس۔ (پ - ٹ ۷ ۱۱/۶۲)

۳۔ بھرتی ٹریفک پروبیشنرز بس
امتحان انتخاب دو پرچے تحریری۔ جواب مضمون و جنرل نالج عرصہ ٹریننگ ۹ ماہ۔ الاؤنس یکصد ماہوار

شرائط:۔ بی۔ اے۔ عمر ۱۱/۶۲ ۱۵ کو ۲۱ تا ۲۵۔ ملازمت بعد ٹریننگ لازم۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۵ ۱۱/۶۲ تک بنام سکرٹری ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ایجرٹن روڈ لاہور۔ فارم کروس بینک ڈھاکہ پشاور، راولپنڈی، لائلپور، حیدرآباد، ڈیرہ غازی خاں و ایجرٹن روڈ لاہور سے (پ - ٹ ۶ ۱۱/۶۲)

۴۔ وظائف برائے غیر ملکی تعلیم
سیٹو گریجوایٹ سکول آف انجینئرنگ بنکاک (تھائی لینڈ) کی طرف سے تعلیمی سال ۶۲-۱۹۶۱ء (از جون ۱۹۶۱ء) کے لئے وظائف برائے ہائی ویز۔ ہائیڈرالک پبلک ہیلتھ سٹرکچرل انجینئرنگ، ایم اے انجینئرنگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈگری تک۔ اطمینان بخش ترقی کی بنا پر سال دوم کے لئے توسیع۔ مالیت:۔ واپسی ٹورسٹ کلاس ہوائی سفر۔ الاؤنس گذارہ۔ تعلیمی فیس، اخراجات ادارہ۔ شرائط:۔ بیچلر ڈگری سول انجینئرنگ۔ فارم درخواست ۲ آنے کا لفافہ بھیج کر بذریعہ سیکشن آفیسر وزارت تعلیم کراچی سے ۳۰ ۱۱/۶۲ تک۔ مکمل درخواستیں ۱۳ ۱۲/۶۲ تک (پ - ٹ ۶ ۱۱/۶۲)

۵۔ سرکاری وظائف ایچیسن کالج لاہور
تحریری امتحان انگلش و ریاضی شروع دسمبر ۱۹۶۲ء میں، انٹرویو

مالیت فل سکالرشپ ۱۸۰۰/- سالانہ جبکہ سرپرست کی آمد ماہوار ۵۰۱/- سے کم ہو۔ ہاف سکالرشپ مالیتی ۴۰۰/- سالانہ جبکہ سرپرست کی ماہوار آمد ۵۰۰/- سے زائد ہو۔ وظائف پانچ سال کالج کے جملہ اخراجات ۳۰۰۰/- سالانہ۔ وظائف سے بالا اخراجات بذمہ سرپرست۔ شرائط:۔ عمر ۱/۶۱ کو ۱۲ تا ۱۴۔ تعلیم ہفتم یا فورتھ سٹینڈرڈ تک ۱/۶۲ کو بوڈر ان کے لئے پوری مالیت کے وظائف۔ ڈے سکالرز کے لئے نصف مالیت کے۔ درخواستیں ۲۵ ۱۱/۶۲ تک مجوزہ فارم میں جو پرنسپل کالج سے ایک روپیہ میں ملتا ہے۔ (پ - ٹ ۶ ۱۱/۶۲)

(٦) پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر پولیس
تنخواہ ۱۲۰-۸-۱۶۰-۱۰-۲۱۰ سپیشل پے ۳۰/- الاؤنس سواری ۱۴/- وردی کوارٹر فری۔ تحریری امتحان و انٹرویو برائے انتخاب۔ شرائط ایل ایل بی۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی ۳۳"×۱/۲ ۳۴"۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۳۰ ۱۱/۶۲ تک بنام انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج۔ (پ - ٹ ۸ ۱۱/۶۲)

(ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

وعدوں میں نمایاں اضافہ

مکرم عبد القدیر صاحب شاہد واقف زندگی مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ذیل کے احباب نے سال گذشتہ کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ سال رواں کے وعدہ جات پیش فرمائے ہیں۔ ان مخلص حضرات کے وعدہ جات تحریص و ترغیب کی خاطر درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اسماء گرامی	گذشتہ وعدہ	وعدہ سال رواں	اضافہ
۱	خواجہ رشید احمد صاحب رشید اینڈ برادرز	۳۰/-	۱۰۰/-	[illegible]
۲	خواجہ غلام احمد صاحب " "	۱۰/-	۱۰۰/-	۹۰/-
۳	محمد اشفاق صاحب ٹھیکیدار	۷۵/-	۱۰۰/-	۲۵/-

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دیگر حضرات کو بھی وعدوں میں اضافہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

امراء کرام اور صدر صاحبان کی توجہ کیلئے

وقف جدید کا تیسرا سال ختم ہونے کو ہے سب جماعتوں میں بقایا جات کے گوشوارے بھجوا دئیے گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد سارے بقایا جات وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا تربیتی و اصلاحی اور رفاہی سرگرمیوں کو پروگرام کے مطابق پورا کرنے میں کوتی روکاوٹ نہ ہو۔ نیز دوست اپنے کھاتوں کے ساتھ مرسلہ گوشوارہ کا مقابلہ کریں اور اگر کوئی فرق ہو تو اس سے دفتر کو مطلع فرمائیں تا انفرادی اندراجات کی بروقت درستی ہو جاوے امید ہے احباب اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ فجزاکم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

(دفتر وقف جدید۔ ربوہ)

تقرر امیر تحصیل و امیر ضلع
چوہدری عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ انجینئر کو تحصیل گوجرانوالہ کا امیر اور رانا محمد خان صاحب کو امیر ضلع بہاولنگر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ۔ ربوہ)

چک ۶۱ ج ب ضلع لائل پور میں تربیتی جلسہ
چک ۶۱ ج ب دھرڈ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور میں ۲۲ ۱۰/۶۲ کو بعد نماز عشاء رات کو تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے ادا کئے۔ جلسہ میں صاحب صدر کے علاوہ سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ۔ اور گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ بیرونی جماعتوں کے احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ مقامی جماعت نے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔

(دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱ ج ب ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ کشور کو حادثہ پیش آنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بازو اور کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔ (لطیف احمد طاہر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میرا پوتا محمد انور ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ درویشان قادیان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (مرزا عزیز محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی روڈ ضلع منٹگمری)

(۳) میری امی جان کی آنکھ کا اپریشن ٹیکسلا ہسپتال میں کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر گھر واپس لائے (ریاض احمد ناظم اطفال راولپنڈی)

(۴) میرا خاوند عرصہ دو سال سے قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ آخری فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب سے ان کی باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ثریا تسنیم اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب۔ دھرگ میانہ)

(۵) عزیزہ نگہت سلطانہ سخت علیل ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)

(٦) خاکسار نے امسال پشاور یونیورسٹی سے ایف اے انگلش کا امتحان دیا ہے احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کے بھائی محمد اقبال کو ایک کام درپیش ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (مختار احمد شاہ خلیل انسپکٹر بیت المال ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۳۱: میں آمنہ بیگم بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مرحوم حلالپوری سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قوم انجھرا پیشہ امور خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل میری کل جائیداد منقولہ درج ذیل ہے (۱) اراضی کل سو تئیس ۲۳ کنال جس میں سے ۱۷ کنال بارانی اور تقریباً چھ کنال نہری۔ کل قیمت انیس سو ۱۹۰۰/- روپے روپے صرف جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ جو تین کنال اور ساڑھے ۱۷ مرلہ قیمتی ۲۱۶/۱۱ روپے بنتے ہیں علاوہ ازیں جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کراتی رہوں گی۔

العبد:۔ بقلم خود آمنہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد احمد جلیل عفی عنہ واقف زندگی تحریک جدید ربوہ۔

گواہ شد:۔ عبد المجید حنیف ساکن حلالپور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۵۸۳۲: میں امۃ القیوم زوجہ میجر غلام محمد صاحب اقبال قوم مغل چغتائی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ... صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے جو کہ وصول بصورت زیور ہے۔ زیور وزن ۱۲ تولے قیمت ۲۲۰۰/- روپے۔ زیور نقرہ وزن ۱۲ تولے قیمت ۲۴/- روپے۔ ایک عدد سنگر مشین قیمت ۲۰۰/- روپے کل میزان ۲۳۵۴/- روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ . . . .

- - - - - - - - - - - -

. . . میں بعد وصیت حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط تفصیل حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے

(۱) طلائی کڑے ۲ چوڑیاں وزن ۵ تولے قیمت ۱۹۰۰/- روپے
(۲) ״ کانٹے ۲ ״ ״ ۳ تولے ״ ۴۰۰/-
(۳) ״ ٹکہ ۱ جوڑی ״ ½ ״ ״ ۶۰/-
۴ ״ کنگھی ۱ ״ ״ ½۱ ״ ۱۴۰/-
۵ ״ انگوٹھیاں ۴ عدد ״ ۱ ״ ״ ۱۳۰/-
۶ ״ زیور پاؤں نقرہ وزن ״ ۱۲ ״ ״ ۲۴/-
سنگر مشین پرانی ونٹیج ۲۰۰/-

کل میزان ۲۳۵۴/- روپے

رقم الحروف امۃ القیوم زوجہ میجر غلام محمد اقبال مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۰ء

الامۃ:۔ امۃ القیوم

گواہ شد میجر غلام محمد اقبال خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۸۳۳: میں امۃ الباسط ایاز زوجہ افتخار احمد ایاز قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار السلام صوبہ مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ چار اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۱۵۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات: گجرا جوڑی۔ جھمکے ایک جوڑی۔ ٹاپس ایک جوڑی۔ کڑے ایک جوڑی۔ ٹکہ ایک عدد۔ گلوبند ایک عدد۔ انگوٹھیاں ۲ عدد جن کا مجموعی وزن ۱۵ تولے ہے اور موجودہ قیمت ۲۰۰۰ روپے ہے۔ ۳) جیب خرچ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات نیز اپنے ماہوار جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

فقط امۃ الباسط ایاز

P-BOX 376
DARESSALAAM
B.E. Africa

گواہ شد شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال دار السلام

گواہ شد فضل کریم لون ولد امام دین لون مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار السلام۔ بکس ۲۷۶ دار السلام

اشتہار

درخواست ہائے برائے عہدہ۔ نائب تحصیلدار۔ گرداور قانونگوئی۔ ہیڈ کلرک۔ ہیڈ ورنیکلر کلرک۔ کلرک اور پٹواریاں۔ ترمول سدھنئی میلسی کی الحاقی اہنادیر محکمہ زیر آمداد اراضیات (واپڈا) میں کام کرنے کے لئے راقم کو مطلوب ہیں۔ تنخواہوں کے گریڈ سرکاری گریڈوں اور الاؤنسوں کے مطابق ہوں گے واپڈا سے مزید سہولتیں علاوہ ہوں گی۔ ہر درخواست کے ساتھ عمر اور محکمانہ یا تعلیمی امتحانوں کی مصدقہ نقول اور سابقہ ملازمت کی تصدیق شامل ہونی ضروری ہے۔ نیز سابقہ آخری ملازمت سے سبکدوشی کی تصدیق شدہ وجہ شامل ہو۔ سرکاری ملازم اپنے موجودہ افسران کے توسط سے درخواستیں دے سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں بہر صورت ۲۰/۱۱ تک راقم کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

مہر نواب خان افسر حصول اراضیات۔ ترمول۔ سدھنئی۔ میلسی لنکانہار (واپڈا) لملانہ ہاؤس کچہری روڈ جھنگ صدر

اعلان ولادت

مؤرخہ ۲۵/۱۰/۶۰ کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی میاں محمد لطیف صاحب شاکر کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "عائشہ صدیقہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو اور درازی عمر بخشے۔ آمین

خاکسار محمد اسلم حبیب آوید
نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(منور حسین خاں ضلعدار احمد پور سیال۔ ضلع جھنگ)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم منور حسین خاں صاحب موصوف نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا و اعانت

محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم فیکٹری ایریا لائل پور بعارضہ بواسیر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے (شیخ عبد العزیز لائل پور)

نوٹ:۔ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ ہر ماہ اپنے خاوند مرحوم کی طرف سے دس روپے اعانت الفضل ارسال فرماتی ہیں اس ماہ بھی آپ نے دس روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

لیڈر بقیہ

شیطانی ہتھیار سائنس اور بے خدا فلسفہ نے دنیا کو اپنے چنگل میں لے رکھا ہے اور اس کا اثر دنیا کے تمام کناروں تک پھیلتا چلا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشخبری دی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

آپ نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" اور "ازالہ اوہام" میں اس کی پوری پوری وضاحت فرمادی ہے آپ نے بتایا کہ کہاں کہاں سے اور کس طرف سے اسلام پر وار ہو رہے ہیں اسلئے ہمارے مقابلہ کا رخ بھی اسی طرف ہونا چاہیئے آپ نے صاف صاف لفظوں میں بتلادیا کہ ہمارا مقابلہ مغربی الحاد اور مغربی عیسائیت سے ہے۔ اسلئے جہاں جہاں یہ دو عفریت اپنے قدم جمارہے ہیں وہاں وہاں حملے کر کے ہمیں ان کے قدم اکھاڑنا ہے چنانچہ ۱۹۳۶ء تک اس مقابلہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ ہمارے ہراول دستے ان میدان ہائے وغا میں پہنچ کر جنگ کا آغاز کر رہے تھے۔ آخر وہ وقت آگیا کہ ہم اپنی ننھی سی جماعت کی پوری طاقت میدان کارزار میں جھونک دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت اہم لمحہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ سے "تحریک جدید" کا آغاز کروایا اور آج چوبیس سال سے جماعت احمدیہ باوجود اپنی کم مائیگی کے صرف اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر تمام دنیا کے کناروں پر الحاد اور شرک سے نبرد آزما ہو رہی ہے

اگر کوئی دنیا دار جرنیل اس جنگ کو دیکھے تو حیرت زدہ رہ جائے ایک طرف تمام دنیا کی مادی قوتیں ہیں۔ امریکہ۔ روس۔ برطانیہ بلکہ تمام یورپ کے بے پناہ خزانے ہیں فلسفیوں۔ سائنسدانوں۔ پادریوں کے بے پناہ لشکر ہیں جو ہر جنگی سامان سے جسکو آج زمانہ نے تیار کیا ہے لیس ہیں۔ اور دوسری طرف چند نہتے انسان ہیں جن کے پاس قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلعم کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ ہاں۔ کچھ بھی نہیں۔ ذرا خیال کیجئے کجا اربوں ارب پونڈ اور ڈالر۔ نیزی طبع فراوانی سامان اور کہاں چند لاکھ روپیہ۔ جسکو پونڈوں اور ڈالروں میں ظاہر کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور جنگ ہو رہی ہے۔ عین مخالفین کے قلعوں کے اندر جاکر۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنے بڑے لشکر اتنے بڑے خزانے۔ چند جانباز مبلغین اسلام اور چند روپوں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی برکت کا ہاتھ رکھا ہے کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھا رہے ہیں۔ اسلام جیت رہا ہے اور کفر و شرک ہار رہے ہیں۔

آج وہ ایک پیسہ جو ایک احمدی سچے دل اور خلوص سے تحریک جدید میں دیتا ہے وہ اپنی آنکھوں سے یہ معجزہ دیکھ رہا ہے کہ اسکا یہ ایک پیسہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے اسکی لاکھوں کروڑوں پونڈوں کے مقابلہ میں کتنی عظیم طاقت ہے وہ ایک آنہ جسکا آج بازار میں کوئی سودا نہیں ملتا اسی ایک آنے کو راہ اللہ دینے سے کتنی وسعت حاصل ہو جاتی ہے؟ اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟ کیا اسمیں کوئی شک کی گنجائش ہے کہ اس ایک ایک پیسہ میں اس ایک ایک آنہ میں اس ایک ایک روپیہ میں جو ایک احمدی "تحریک جدید" میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے داخل ہو جاتے ہیں اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت شامل ہو جاتی ہے! اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر بتایا جائے کہ یورپ میں امریکہ میں اور افریقہ میں اور جزائر میں اسلام کیوں فتح پا رہا ہے۔

ہمیں مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے ہم نے اپنی طرف سے کیا کیا ہے؟ ہم صرف چند لاکھ روپیہ ہی سالانہ جمع کر سکے ہیں نا۔ کیا اتنا روپیہ اتنی عظیم مہم کے لئے آٹے میں نمک کی حیثیت بھی رکھتا ہے؟ بیشک ہمارا ایک پیسہ بڑا کام کرتا ہے مگر آخر کتنا بڑا کام کرسکتا ہے جبکہ ابھی تمام دنیا کا سمندر ہمارے سامنے پڑا ہے جس میں طوفان الحاد و شرک کی موجیں اٹھ رہی ہیں بیشک بعض ہم میں سے اپنی بساط سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں لیکن کتنے ہیں جو ابھی اپنی بساط کے کناروں تک بھی نہیں پہنچے۔

بیشک آج بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی تبلیغ کے راستے کھل گئے ہیں مگر ان راستوں کو راہ پر لانا ہم سے قربانیاں چاہتا ہے بغیر قربانیوں کے ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ ہماری قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کھینچ کر لاتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "فتح اسلام" میں فرمایا ہے:۔

> اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔"

اسی کارخانہ کی روح آج "تحریک جدید" کی صورت میں کارفرما ہے اسلئے آؤ تحریک جدید کو اتنا مضبوط کریں کہ الحاد و شرک اسکی ٹکر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔